بلوچستان مقامی حکومتوں کے انتخابات 2022
فری اینڈ فیئر الیکشن کی مشاہدہ رپورٹ

پریس ریلیز

FREE AND FAIR ELECTION NETWORK

انتخابی عمل منظم اور غیر متنازع رہا

- کہیں کہیں انتخابی بے ضابطگیوں اور بے قاعدگیوں کے واقعات رپورٹ ہوئے
- انتخابات میں خواتین کی بطور امیدوار کم شرکت سیاسی جماعتوں کی فوری توجہ کی متقاضی ہے

بلوچستان میں مقامی حکومتوں کے چھ ہزار سے زائد جنرل کونسلروں کے انتخابات کا مرحلہ تنازعات سے پاک رہا اور تمام بڑی سیاسی جماعتوں نے انتخابی نتائج کو خوش دلی سے تسلیم کر لیا۔ متنازع انتخابات کی تاریخ رکھنے والے اس خطے میں یہ تازہ روایت جمہوریت اور ترقی کے لیے ایک نیک شگون ہے۔

اکّا دکّا جگہوں پر بے قاعدگیوں اور بے ضابطگیوں کی اطلاعات کے باوجود انتخابات خاصی حد تک پر امن اور منظم رہے۔ انتخابات کے دوران مشاہدے میں آنے والی بے ضابطگیوں میں پولنگ سٹیشنوں کے ارد گرد انتخابی مہم چلانا، پولنگ ایجنٹس کو انتخابی نتائج کی سرکاری نقول کی عدم فراہمی، شام 5 بجے کے بعد پولنگ سٹیشن کے اندر موجود ووٹروں کو ووٹ ڈالنے کی اجازت دینے کے قانونی ضابطے کی عدم تعمیل اور ووٹروں کی رازداری کے مسائل اہم ہیں جن پر سختی سے عمل درآمد کرانے کی ضرورت ہے۔ فافن کے مبصرین کے مطابق انتخابات کے دن پولنگ اسٹیشنوں میں ووٹروں کی ایک نمایاں تعداد نظر آتی رہی۔ انتخابات کے لیے قائم کردہ پولنگ اسٹیشنوں میں سے تقریباً دو تہائی (65 فیصد) کو سیکیورٹی کے لحاظ سے حساس یا انتہائی حساس قرار دیا گیا تھا مگر الیکشن کا دن بڑی حد تک پر امن رہا۔ البتہ فافن مبصرین نے صوبے کے 23 اضلاع میں لڑائی جھگڑوں اور تشدد کے کچھ واقعات رپورٹ کیے۔

انتخابات سے پہلے سیاسی جماعتوں اور آزاد امیدواروں کی انتخابی مہمات بھی خاصے پر امن اور آزادانہ میں چلائی گئی تھیں۔ صوبے بھر میں میونسپل کارپوریشنز، میونسپل کمیٹیوں اور یونین کونسلوں کے 6,259 وارڈوں (5,345 دیہی اور 914 شہری) میں 17 سیاسی جماعتوں کی جانب سے عام نشستوں کے لیے 17,774 امیدوار میدان میں اترے جن میں 17,642 مرد اور 132 خواتین شامل تھیں۔ انتخابات کے دن کے لیے الیکشن کمیشن نے مجموعی طور پر 6,237 پولنگ اسٹیشنز بنائے تھے جن میں 671 مردانہ، 652 زنانی اور 4,914 مشترکہ تھے۔ ان پولنگ سٹیشنوں میں کل 13,533 پولنگ بوتھ تھے جن میں 6,867 مردوں کے لیے اور 6,307 خواتین کے لیے قائم کیے تھے۔ صوبے بھر میں رجسٹرڈ ووٹروں کی کل تعداد 3,614,724 تھی جن میں 2,043,828 مرد اور 1,570,896 خواتین شامل ہیں۔

جنرل کونسلروں کے 29 مئی کو ہونے والے انتخابات کے بعد اب الیکشن کمیشن خواتین، کسانوں یا مزدوروں اور مذہبی اقلیتوں کے لیے مختص نشستوں کے لیے بالواسطہ انتخابات کا انعقاد کرے گا جس کے بعد تمام مقامی کونسلوں کے چیئرمینوں اور وائس چیئرمینوں کے انتخابات کا مرحلہ آئے گا۔ مزید برآں، ابھی کوئٹہ اور لسبیلہ میں عام نشستوں کے انتخابات بھی ہونا باقی ہیں۔ خاصی بڑی شہری آبادی رکھنے والے ان دو اضلاع میں جنرل کونسلروں کے انتخابات وارڈوں کی حد بندیوں میں تاخیر کے باعث دیگر اضلاع کے ساتھ منعقد نہیں ہو پائے۔

واضح رہے کہ 27 جنوری 2019 کو بلوچستان میں سابق مقامی حکومتوں کی میعاد ختم ہو گئی تھی جس کے تین سال بعد الیکشن کمیشن کی جانب سے نئے انتخابات کرائے گئے ہیں۔ اتنی طویل تاخیر کا سبب صوبائی حکومت کی جانب سے انتخابات کے انعقاد میں لیت و لعل سے کام لینا تھا جس کی بڑی وجوہات میں مقامی

Building No 1, Street 5 (Off Jasmine Road)
G 7/2, Islamabad
Ph: +92 51 8466232
Fax: +92 51 8432141
Email: info@tdea.pk
URL: www.fafen.org

Free and Fair Election Network (FAFEN) is a network of Pakistani civil society organization and supported by the Trust for Democratic Education and Accountability (TDEA)

حکومتوں کے قانون مجریہ 2010 میں ترامیم پر سیاسی جماعتوں کے درمیان اتفاق رائے کا فقدان اور انتخابی حلقہ بندیوں میں تنازعات اور تاخیر شامل ہیں۔ بلوچستان اسمبلی نے بھی فروری 2019 اور اپریل 2022 میں دو مختلف قراردادیں منظور کرکے مقامی حکومتوں کے انتخابات ملتوی کرنے کی سفارش کی تھی۔ صوبائی حکومت نے بھی الیکشن کمیشن سے درخواست کی تھی کہ وہ مقامی حکومتوں کے قانون میں ضروری ترامیم متعارف کرانے کے لیے چھ ماہ کا وقت دے تاہم الیکشن کمیشن کے ایک تین رکنی بنچ نے یہ درخواست مسترد کر دی تھی اور انتخابات اپنے شیڈول پر کرانے کا اعلان کیا تھا

23 اضلاع میں ہونے والے چند پر تشدد واقعات نے انتخابات کے دن پولنگ کے عمل کو جزوی طور پر متاثر کیا۔ فافن کے مبصرین نے 53 پولنگ سٹیشنوں کے اندر یا اس کے آس پاس تشدد کے 63 واقعات کی اطلاع دی۔ ان میں سے زیادہ تر انتخابی امیدواروں اور سیاسی جماعتوں کے کارکنوں کے درمیان زبانی جھگڑے اور ہاتھا پائی کی تھی، جب کہ مسلح اور غیر مسلح تصادم کے چند واقعات بھی رپورٹ ہوئے۔ ان تنازعات اور جھڑپوں میں مبینہ طور پر ایک بچے سمیت چھ افراد زخمی ہوئے۔ فافن مبصرین کی رپورٹ کے ساتھ ساتھ مقامی میڈیا نے بھی مسلح اور غیر مسلح جھڑپوں کے مختلف واقعات کی بھی اطلاع دی جس کے نتیجے میں کم از کم ایک ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔

اگرچہ الیکشن کمیشن نے گزشتہ چند سالوں میں انتخابات کی شمولیت کو بہتر بنانے کے لیے خاص طور پر خواتین، معذور افراد اور خواجہ سراؤں پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے غیر معمولی اقدامات کیے ہیں، لیکن امیدواروں کے طور پر خواتین کی شرکت کی صورتحال تاحال خاصی تشویشناک ہے۔ خیبر پختونخواہ میں مقامی حکومتوں کے انتخابات کی طرح بلوچستان میں بھی خواتین کی نہایت قلیل تعداد (132) نے حصہ لیا جو امیدواروں کی کل تعداد کا ایک فیصد سے بھی کم ہیں۔ قلعہ عبداللہ، چمن، نوشکی، چاغی، ژوب، شیرانی، قلعہ سیف اللہ، ہرنائی، زیارت اور سوراب سمیت 10 اضلاع میں کسی بھی جنرل نشست پر کسی خاتون نے الیکشن نہیں لڑا۔ خواتین کی انتخابات میں شرکت بہتر بنانے کے لیے سیاسی جماعتوں کو اپنی ذیلی تنظیموں میں اصلاحات لانے کی سخت ضرورت ہے تاکہ آبادی کے پسماندہ طبقات بشمول خواتین کو قائدانہ کردار ادا کرنے کی ترغیب دی جاسکے۔

فافن کی ابتدائی مشاہداتی رپورٹ 6,237 پولنگ اسٹیشنوں میں سے 12 فیصد سے زیادہ کے مشاہدے پر مبنی ہے۔ اس میں 128 مرد پولنگ سٹیشنز، 93 خواتین پولنگ سٹیشنز اور 527 مشترکہ پولنگ سٹیشنز سے موصول شدہ اطلاعات شامل ہیں۔ FAFEN نے 32 اضلاع کے کل پولنگ سٹیشنوں کے تقریباً 15 فیصد پر ووٹنگ اور گنتی کے عمل کا مشاہدہ کرنے کے لیے 266 غیر جانبدار انتخابی مبصرین مرد تعینات کیے جن میں 70 خواتین اور 196 مرد شامل ہیں۔ انتخابی عمل کے معیار کا تفصیلی مشاہدہ کرنے کے لیے ہر مبصر نے دن بھر میں چار پولنگ اسٹیشنوں کا دورہ کیا۔ FAFEN کے مشاہدے کا طریقہ کار بلوچستان مقامی حکومتوں کے قانون مجریہ 2010 (اپریل 2019 تک ترمیم شدہ)، الیکشن ایکٹ، 2017، الیکشنز رولز، 2017، اور قوانین کے تحت وضع کردہ ضابطہ اخلاق پر مبنی ہے۔ فافن کے الیکشن ڈے مبصرین کی تربیت کے لیے، صوبے بھر میں 25 تربیتی ورکشاپس کا انعقاد کیا گیا جس میں ووٹنگ اور گنتی کے عمل کے تکنیکی پہلوؤں کا احاطہ کیا گیا۔

پولنگ منظم، ہموار اور بڑے پیمانے پر پر امن رہی

سیکورٹی خدشات کے باوجود، الیکشن کا دن منظم، اور بڑے پیمانے پر پر امن رہا اور 23 اضلاع میں کہیں کہیں تشدد کے واقعات رپورٹ ہوئے۔ فافن کے مبصرین نے 53 پولنگ سٹیشنوں کے اندر یا اس کے آس پاس تشدد کے 63 واقعات کی اطلاع دی۔ ان میں سے زیادہ تر واقعات معمولی نوعیت کے تھے جن

Building No 1, Street 5 (Off Jasmine Road) | Ph: +92 51 8466232 | Email: info@tdea.pk
G 7/2, Islamabad | Fax: +92 51 8432141 | URL: www.fafen.org

پریس ریلیز

Free & Fair Election Network
FAFEN

میں مقابلہ کرنے والے امیدواروں اور سیاسی جماعتوں کے کارکنوں کے درمیان زبانی جھگڑے اور ہاتھاپائی بھی شامل تھی، جب کہ مسلح اور غیر مسلح جسمانی تصادم کے چند واقعات بھی رپورٹ ہوئے۔ مسلح اور غیر مسلح جسمانی تصادم کے نتیجے میں مبینہ طور پر ایک بچے سمیت چھ افراد زخمی ہوئے۔ ان واقعات کے باعث 30 پولنگ اسٹیشنز پر پولنگ کا عمل عارضی طور پر روکنا پڑا۔ معطلی کا دورانیہ پانچ منٹ سے 70 منٹ تک رہا۔ ان میں سے 19 پولنگ سٹیشنوں کے سیکورٹی اہلکاروں نے صورتحال پر فوری رد عمل ظاہر کیا۔

مجموعی طور پر مشاہدہ کیے گئے پولنگ اسٹیشنوں کی اکثریت (97 فیصد) پر ووٹنگ اور گنتی کا عمل منظم تھا۔ تمام مشاہدہ شدہ پولنگ سٹیشنز پر انتخابی عملہ موجود تھا جبکہ سکیورٹی اہلکار 85 فیصد پر موجود تھے۔ فافن نے 198 پولنگ سٹیشنوں پر پولنگ کے آغاز کا مشاہدہ کیا۔ مشاہدہ کیے گئے پولنگ اسٹیشنوں میں سے 72 فیصد پر مقررہ وقت یعنی صبح 8 بجے ووٹنگ شروع ہو گئی تھی۔ ان میں سے دو تہائی پولنگ اسٹیشنوں پہلے ایک گھنٹے کے اندر ووٹروں کی آمد بھی شروع ہو چکی تھی۔

الیکشنز ایکٹ 2017 کے مطابق کسی بھی پولنگ سٹیشن پر 1200 سے زیادہ ووٹروں مختص نہیں کیے جا سکتے۔ قانون مخصوص حالات میں اس اصول کو نظر انداز کرنے کی اجازت دیتا تاہم اس کی وجوہات تحریری طور پر درج کی جانی چاہئیں۔ 20 مئی 2022 کو الیکشن کمیشن کی ویب سائٹ پر شائع شدہ حتمی پولنگ سٹیشنوں کی فہرست کے جائزے کے مطابق کل 374 پولنگ سٹیشنوں میں 1,200 سے زیادہ ووٹر مقرر کیے گئے تھے، جب کہ 81 پولنگ سٹیشنوں میں 2,000 سے بھی زیادہ ووٹر مختص تھے۔

مشاہدہ کیے گئے 1,397 پولنگ بوتھوں میں سے تین چوتھائی (76 فیصد) الگ الگ کمروں میں قائم کیے گئے تھے جبکہ مشاہدہ کیے گئے پولنگ اسٹیشنوں کے ایک چوتھائی میں ایک ہی کمرے میں متعدد پولنگ بوتھ قائم کیے گئے تھے۔ مشاہدہ شدہ بوتھوں کے دو تہائی (66 فیصد) میں سکیورٹی اہلکار موجود تھے۔ فافن کے مبصرین نے پولنگ کے اختتام پر 165 پولنگ سٹیشنوں پر پریزائیڈنگ افسران کا انٹرویو کیا۔ ان میں سے تقریباً 21 فیصد کا کہنا تھا کہ انہوں نے اپنے متعلقہ ریٹرننگ افسران کو بے ترتیبی کے واقعات کی اطلاع دی ہے۔

پولنگ ڈے پر غیر قانونی طور پر انتخابی مہم جاری رہی

قانونی پابندی کے باوجود، سیاسی جماعتوں اور آزاد امیدواروں نے مشاہدہ کیے گئے پولنگ سٹیشنوں کے تقریباً 74 فیصد کی ممنوعہ قانونی حدود میں کیمپ لگا رکھے تھے۔ اس طرح کی مہم اور پولنگ سٹیشنوں کے ارد گرد رش الیکشن کے دن تشدد کے واقعات کا سبب بن سکتے ہیں۔ یہ ووٹروں کے لیے خوف و ہراس کا ماحول بھی پیدا کر سکتا ہے خاص طور پر جب ہتھیاروں اور ہتھیاروں کی نمائش کو روکا نہ جائے۔ FAFEN کے مبصرین نے چھ فیصد پولنگ سٹیشنوں کے ارد گرد پارٹی کیمپوں میں مسلح افراد کو دیکھا، جو کہ قانون اور ضابطہ اخلاق کی واضح خلاف ورزی ہے جس میں ہتھیار رکھنے اور اس کی نمائش پر پابندی ہے۔

پارٹی کیمپوں میں دیکھا گیا کہ وہ انتخابی دن پر انتخابی مہم اور تشہیر میں سرگرم عمل ہیں۔ مہم کے مواد جیسے ٹوپیاں، اسٹیکرز اور بیج وغیرہ تقسیم کرنے کے علاوہ یہ کیمپ تقریباً 13 فیصد مشاہدہ کیے گئے پولنگ اسٹیشنوں میں ووٹروں کو ووٹ پرچیاں جاری کر رہے تھے، جن پر انتخابی فہرستوں میں ووٹروں کا سیریل نمبر درج ہوتا ہے۔ فافن نے مشاہدہ کیے گئے پولنگ سٹیشنوں میں سے آٹھ فیصد کے اندر ووٹروں کو کسی پارٹی یا آزاد امیدوار کے انتخابی نشان والی ووٹ پرچیاں

Building No 1, Street 5 (Off Jasmine Road) G 7/2, Islamabad | Ph: +92 51 8466232 Fax: +92 51 8432141 | Email: info@tdea.pk URL: www.fafen.org

FREE AND FAIR ELECTION NETWORK

لے جاتے ہوئے بھی دیکھا جو ان کے پسندیدہ امیدوار کو ظاہر کرتی تھیں اور ووٹ کی رازداری کو اخفا کر رہی تھیں۔ اس طرح کی پرچیاں، اگرچہ غیر قانونی ہیں اور سپریم کورٹ کے پاکستان ورکرز پارٹی کیس 2012 کے فیصلے کے ذریعے کالعدم بھی ہیں تاہم یہ پولنگ افسران کے کام کو آسان کر دیتی ہیں جنہیں بصورت دیگر انتخابی فہرستوں میں ہر نام کو تلاش کرنا پڑتا ہے، جس سے ووٹر کی نشاندہی کا مرحلہ طویل ہو سکتا ہے۔ الیکشن کمیشن اپنے طور پر ایسی پرچیوں کے اجراء کے لیے ڈیسک قائم کر سکتا ہے تاکہ پولنگ عملے کا ان جانبدارانہ پرچیوں پر انحصار کم سے کم کیا جا سکے۔

قانون اور قواعد اور دیگر انتخابی مواد میں واضح ہدایات کے باوجود 15 فیصد پولنگ اسٹیشنوں پر پریزائیڈنگ افسران نے اسٹیشنوں کی بیرونی دیواروں یا ارد گرد موجود سیاسی جماعتوں کے تشہیری مواد کو نہیں ہٹوایا۔ ان میں سے 32 فیصد پولنگ سٹیشنوں پر ایسا مواد آزاد امیدواروں کی حمایت میں لگایا گیا تھا جبکہ 21 فیصد پر جمیعت علمائے اسلام پاکستان کی حمایت والا مواد، 16 فیصد پر بلوچستان عوامی پارٹی کی حمایت والا مواد، آٹھ فیصد پر تحریک انصاف اور پاکستان پیپلز پارٹی پارلیمنٹیرینز کی حمایت والا مواد اور سات فیصد پر عوامی نیشنل پارٹی کی حمایت والا مواد دیکھا گیا۔ اسی طرح چار فیصد مشاہدہ شدہ پولنگ اسٹیشنوں کی چار دیواری کے اندر موجود سیاسی تشہیری مواد بھی نہیں ہٹایا گیا تھا۔ جمیعت علمائے اسلام پاکستان، بلوچستان عوامی پارٹی اور بلوچستان نیشنل پارٹی کا تشہیری مواد تیرہ تیرہ فیصد پولنگ اسٹیشنوں میں دکھائی دیا جبکہ اس کے بعد آزاد امیدواروں اور اے این پی کا تشہیری مواد چھ چھ فیصد پولنگ اسٹیشنوں اور پی ٹی آئی کا تشہیری مواد تین فیصد پولنگ اسٹیشنوں پر دیا۔

14 فیصد پولنگ اسٹیشنز پر پارٹیوں کے کارکنان اور آزاد امیدوار ووٹروں کو ٹرانسپورٹ کی سہولت فراہم کرتے دکھائی دیے جو کہ انتخابی ضابطہ اخلاق کی خلاف ورزی ہے۔ یہ بھی اطلاعات موصول ہوئیں کہ مشاہدہ کیے گئے پولنگ اسٹیشنوں میں سے سات فیصد کے اندر پولنگ شروع ہونے سے پہلے غیر مجاز افراد موجود تھے۔ الیکشن کمیشن کو ایسی سرگرمیوں کا مکمل طور پر قلع قمع کرنا چاہیئے کیونکہ ایسے افراد انتخابی اہلکاروں پر اثر انداز ہو سکتے ہیں۔ اس ضمن میں پریزائیڈنگ افسران کے مجسٹریل اختیارات کے استعمال کو بڑھایا جانا چاہیئے۔

رائے دہندگان کی رازداری کا تحفظ خاصی حد تک یقینی بنایا گیا

فافن کے مبصرین کے مطابق مشاہدہ کیے گئے پولنگ بوتھوں میں سے 89 فیصد پر ووٹروں کی رازداری یقینی بنانے کے مناسب انتظامات کیے گئے تھے۔ الیکشن کمیشن کی فراہم کردہ سیکریسی اسکرینیں مشاہدہ شدہ پولنگ بوتھوں کے 85 فیصد پر اس انداز سے لگائی گئی تھیں کہ ووٹروں مکمل رازداری کے ساتھ اپنا ووٹ ڈال سکیں، جب کہ بقیہ 15 فیصد پر سیکریسی اسکرینیں اس انداز میں لگائی گئی تھیں کہ ممکنہ طور پر ووٹروں کی رازداری متاثر ہو سکتی تھی۔ مشاہدہ شدہ پولنگ اسٹیشنوں میں سے چار فیصد پر سی سی ٹی وی کیمرے اس زاویے سے لگائے گئے تھے کہ ووٹروں کی رازداری متاثر ہو سکتی تھی۔

اگرچہ ووٹروں کی رازداری کے لیے کافی انتظامات کیے گئے تھے، تاہم FAFEN کے مبصرین نے الیکشن اور پولیس حکام، پولنگ ایجنٹس اور غیر مجاز افراد کی جانب سے ووٹروں کی رازداری کی خلاف ورزیوں کے واقعات بھی دیکھے۔ مشاہدہ کیے گئے پولنگ اسٹیشنوں میں سے 15 فیصد پر سیکریسی سکرینوں کے پیچھے غیر مجاز افراد ووٹروں کے ہمراہ جاتے دیکھے گئے جن میں پولنگ ایجنٹ چار فیصد، الیکشن ایجنٹ ایک فیصد، امیدوار دو فیصد، پولنگ عملہ چار فیصد، سیکیورٹی اہلکار تین فیصد اور دیگر پانچ فیصد تھے۔ اسی طرح پولنگ سٹیشنوں میں سے تین فیصد پر پولنگ ایجنٹوں کو ووٹروں سے ان کے پسندیدہ امیدوار کے بارے میں پوچھتا ہوا پایا گیا۔

Building No 1, Street 5 (Off Jasmine Road) G 7/2, Islamabad | Ph: +92 51 8466232 Fax: +92 51 8432141 | Email: info@tdea.pk URL: www.fafen.org

ووٹنگ اور گنتی کا عمل قواعد و ضوابط کے مطابق تھا

ووٹنگ کا عمل بڑی حد تک قانون، قواعد اور ضوابط کے مطابق ہوتا دیکھا گیا۔ تمام مشاہدہ شدہ پولنگ سٹیشنوں پر ووٹر کی شناخت کے طریقہ کار پر تقریباً پوری طرح عمل کیا گیا۔ فافن کے مبصرین کے مطابق چند پولنگ اسٹیشنوں پر پولنگ عملے کو چند ووٹروں کو بغیر ووٹ ڈلوائے واپس بھیجتے بھی دیکھا گیا تاہم عموماً ایسا قانون میں دی شرائط پورا نہ کرنے کی صورت میں ہی ہوتا جیسا کہ اصل قومی شناختی کارڈ کے حامل ووٹروں کے نام اگر کسی پولنگ اسٹیشن کی انتخابی فہرستوں میں موجود نہ تو انہیں اس پولنگ اسٹیشن پر ووٹ ڈالنے کی اجازت نہیں ہوتی۔ تاہم، مشاہدے میں شامل پولنگ سٹیشنوں کے دو فیصد سے ایسے واقعات بھی سامنے آئے جہاں ووٹروں کو ان کے شناختی کارڈ کی نقل پر ووٹ ڈالنے کی اجازت دی گئی۔ اسی طرح، مشاہدہ کیے گئے پولنگ اسٹیشنوں میں سے دو فیصد پر پولنگ عملے نے کم از کم ایک ایسے ووٹر کو زائد المعیاد شناختی کارڈ ہونے کی وجہ سے ووٹ ڈالنے کی اجازت نہ دی حالانکہ قانونی طور پر ایسے ووٹر ووٹ ڈال سکتے ہیں۔ چار پولنگ سٹیشنوں پر پولنگ عملے کو ووٹروں کو ان کے شناختی کارڈ کے علاوہ کسی دوسری شناختی دستاویز جیسا کہ ڈرائیونگ لائسنس وغیرہ پر ووٹ ڈالنے کی اجازت دیتے بھی دیکھا گیا۔

اسسٹنٹ پریزائیڈنگ آفیسر (اے پی اوز) کو اندراجات کے مکمل سیٹ کے ساتھ کاؤنٹر فوائلز کو بھرنے کے تقاضوں کی تعمیل کرتے ہوئے دیکھا گیا- کونسل کا نام، انتخابی فہرستوں میں ووٹروں کا سیریل نمبر، ووٹروں کا این آئی سی نمبر اور ان کے انگوٹھے کے نشانات - 98 فیصد مشاہدہ شدہ پولنگ سٹیشنوں میں سے، تاہم، مشاہدہ کیے گئے پولنگ سٹیشنوں میں سے تین فیصد پر اے پی اوز جوابی کاغذات پر دستخط اور مہر نہیں لگا رہے تھے، جبکہ وہ بیلٹ پیپرز کے پچھلے حصے پر سرکاری سٹیمپ کے ساتھ دستخط نہیں کر رہے تھے۔ پولنگ سٹیشن، جو ووٹ کی درستگی یا قبولیت کے لیے اہم ہے۔

الیکشن کمیشن کو اپنے ضابطہ اخلاق میں پولنگ سٹیشنوں کے باہر پہرے پر مامور پولیس اور سیکیورٹی اہلکاروں کے کردار کو بھی واضح کرنے کی ضرورت ہے۔ تقریباً 81 فیصد مشاہدہ شدہ پولنگ سٹیشنوں پر، سیکورٹی اہلکاروں کو ووٹروں کے شناختی کارڈ کی جانچ پڑتال کرتے ہوئے دیکھا گیا، یہ ذمہ داری بظاہر انہیں تفویض نہیں کی گئی ہے۔ انتخابات سے متعلق ذمہ داریوں اور سیکیورٹی کے فرائض کی واضح علیحدگی کی ضرورت ہے تاکہ انتخابات میں سیکیورٹی حکام کے کردار پر سیاسی جماعتوں کے خدشات کو دور کیا جا سکے۔

جہاں تک پولنگ سٹیشنوں پر گنتی کے عمل کا تعلق ہے، یہ بڑی حد تک ہموار اور اچھی طرح سے منظم رہا۔ 165 پولنگ سٹیشنوں پر جہاں گنتی دیکھی گئی، 96 فیصد پولنگ سٹیشنز کے مرکزی دروازے بند کر دیے گئے، جبکہ 68 فیصد پولنگ سٹیشنز پر پانچ بجے کے بعد احاطے کے اندر موجود ووٹروں کو قانون کے مطابق ووٹ ڈالنے کی اجازت دی گئی۔ تاہم، پولنگ اسٹیشن کے باہر قطاروں میں موجود ووٹروں کو بھی ووٹ ڈالنے کی اجازت ہونی چاہیئے۔ مزید برآں، پانچ بجے کے بعد ووٹروں کو اجازت دینے کے قانون کا نفاذ بھی مختلف جگہوں پر مختلف طریقوں سے کیا جاتا ہے۔

FAFEN کے مبصرین کی رپورٹوں کے بارے میں مزید بتایا گیا ہے کہ مشاہدہ کیے گئے پولنگ سٹیشنوں میں سے 32 فیصد کے اندر موجود ووٹروں کو شام 5 بجے کے بعد ووٹ ڈالنے کی اجازت نہیں تھی، حالانکہ ECP ہینڈ بک میں واضح طور پر دوسری صورت میں بیان کیا گیا ہے۔ الیکشن کمیشن کو ایسی شکایات پر غور کرنے کی ضرورت پڑ سکتی ہے کیونکہ ان سے انتخابات کے معیار پر تنازعات پیدا ہوتے ہیں۔

FREE AND FAIR ELECTION NETWORK

گنتی کے عمل کی دیانتداری انتخابی نتائج کی قانونی حیثیت کے لیے انتہائی اہم ہے۔ مقابلہ کرنے والے امیدواروں کی نمائندگی کرنے والے پولنگ ایجنٹوں کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ گنتی کے عمل کو دیکھیں، ہر بیلٹ کو اس کی گنتی کے طور پر دیکھیں، اگر کسی بیلٹ پر درست نشان نہ لگایا گیا ہو تو اس پر اعتراض درج کرائیں، اور نتیجہ کے فارم پر دستخط کریں اور ان کی کاپیاں رکھیں۔ انتخابی عملے کو عام طور پر بیلٹ گنتی کے تقاضوں کی تعمیل کرتے ہوئے دیکھا گیا۔ مشاہدہ کیے گئے پولنگ اسٹیشنوں میں سے 81 فیصد پر، پی اوز نے ووٹوں کی گنتی سے پہلے بیلٹ بکس کو مرکزی مقام پر رکھا جو تمام پولنگ ایجنٹس کو دکھائی دے رہا تھا۔ اسی طرح مشاہدہ کیے گئے 75 فیصد پولنگ اسٹیشنز پر عملہ ووٹوں کا الگ ڈھیر لگا رہا تھا جسے گنتی سے خارج کر دیا گیا تھا۔ مشاہدہ کیے گئے پولنگ سٹیشنوں میں سے 60 فیصد پر پی اوز نے اپنی مرضی یا کسی پولنگ ایجنٹ کی درخواست پر بیلٹ کی دوسری گنتی کی۔ ان مشاہدہ شدہ پولنگ اسٹیشنوں پر، پولنگ ایجنٹس اور سیکورٹی اہلکار بالترتیب 29 (18 فیصد) اور نو (پانچ فیصد) پولنگ اسٹیشنوں پر بیلٹ پیپرز کو چھوتے پائے گئے۔

74 فیصد پولنگ سٹیشنوں پر گنتی سے پہلے دروازے بند کر دیے گئے تھے تا کہ گنتی کے دوران کوئی بھی شخص کمرے سے باہر نہ جا سکے اور نہ ہی اندر جا سکے۔ تاہم 12 فیصد پولنگ اسٹیشن ایسے تھے جہاں گنتی کے عمل کے دوران غیر مجاز افراد موجود تھے۔ انتخابی عملہ مشاہدہ کیے گئے پولنگ اسٹیشنوں کے 82 فیصد پر بیلٹ پیپرز پر اے پی اوز کے سرکاری مہر اور دستخط چیک کر رہا تھا۔ مشاہدہ کیے گئے پولنگ اسٹیشنوں میں سے 65 فیصد پر پولنگ عملہ پولنگ ایجنٹوں کو بغیر مہر کے بیلٹ کی بازیافت کے بارے میں اونچی آواز میں بتا رہا تھا۔ اسی طرح مشاہدہ کیے گئے پولنگ اسٹیشنوں میں سے 65 فیصد پر پولنگ عملے نے گنتی کے دوران ہر بیلٹ پر ووٹر کے انتخاب کو بلند آواز سے پکارا۔ مشاہدہ کیے گئے پولنگ اسٹیشنوں میں سے 12 فیصد پر، پولنگ ایجنٹوں نے پی آر او کے بیلٹ کو گنتی سے خارج کرنے کے فیصلے پر اعتراض کیا۔ مشاہدہ شدہ پولنگ سٹیشنوں میں سے تین فیصد پر پولنگ ایجنٹس نے فارم-XVI (شمار کا بیان) اور فارم-XVII (بیلٹ پیپر اکاؤنٹ) پر دستخط کرنے سے انکار کر دیا۔

انتخابی عمل کی شفافیت برقرار رکھی گئی

انتخابات کی شفافیت کا تعین عام طور پر پولنگ ایجنٹس، غیر جانبدار مبصرین اور میڈیا کی ووٹنگ اور گنتی کے عمل کا مشاہدہ کرنے سے ہوتا ہے۔ فافن مبصرین کو ان کے تفویض کردہ پولنگ اسٹیشنوں پر ووٹنگ اور گنتی کے عمل کا مشاہدہ کرنے کے لیے رسائی دی گئی۔ کچھی کی تحصیل مچھ میں صرف ایک مبصر کو سیکیورٹی اہلکار نے مشاہدے سے روک دیا۔

FAFEN نے 198 پولنگ سٹیشنز پر پولنگ کے آغاز سے پہلے کے مراحل کا مشاہدہ کیا۔ ان پولنگ سٹیشنوں میں سے 99 فیصد پر پی آر اوز نے قانونی طریقہ کار کے مطابق پولنگ ایجنٹس کو خالی بیلٹ بکس دکھائے، لیکن مشاہدہ شدہ پولنگ کے نو فیصد پر متعلقہ فارم (بیلٹ باکس کا معائنہ) پر پولنگ ایجنٹس کے دستخط حاصل نہیں کئے گئے۔ مشاہدہ کیے گئے پولنگ اسٹیشنوں میں سے 12 فیصد پر، ایک یا ایک سے زیادہ پولنگ ایجنٹوں کو افتتاحی کارروائی کے دوران بیٹھنے کی اجازت نہیں دی گئی یا باہر نکال دیا گیا۔ مشاہدہ کیے گئے پولنگ اسٹیشنوں میں سے آٹھ فیصد پر پولنگ ایجنٹس نے افتتاحی کارروائی پر اعتراض کیا۔ پولنگ شروع ہونے سے قبل 85 فیصد مشاہدہ شدہ پولنگ سٹیشنز پر سیکیورٹی اہلکار، 59 فیصد پر امیدوار اور 74 فیصد پولنگ ایجنٹس موجود تھے۔ مشاہدہ کیے گئے پولنگ اسٹیشنوں میں سے سات فیصد پر، پولنگ اسٹیشنوں کے اندر غیر مجاز افراد کی موجودگی کی اطلاع ملی۔

Building No 1, Street 5 (Off Jasmine Road) | Ph: +92 51 8466232 | Email: info@tdea.pk
G 7/2, Islamabad | Fax: +92 51 8432141 | URL: www.fafen.org

Free and Fair Election Network (FAFEN) is a network of Pakistani civil society organization and supported by the Trust for Democratic Education and Accountability (TDEA)

مشاہدہ کیے گئے 1,397 پولنگ بوتھوں میں سے 87 فیصد پر بیلٹ بکس اس جگہ پر رکھے گئے تھے جہاں یہ پولنگ ایجنٹس کو آسانی سے نظر آ رہے تھے۔ اسی طرح مشاہدہ کیے گئے پولنگ بوتھوں میں سے 85 فیصد پر، بوتھ کے اندر موجود پولنگ ایجنٹس کے پاس ووٹروں کی فہرستیں موجود تھیں۔ مشاہدہ کیے گئے پولنگ بوتھوں میں سے چار فیصد پر سی سی ٹی وی کیمرے نصب کیے گئے تھے۔ تاہم، قانون میں ان سی سی ٹی وی کیمروں کی فوٹیج کے استعمال کی وضاحت نہیں کی گئی ہے کہ آیا ان کو انتخابی تنازعات کے معاملات میں بطور ثبوت استعمال کیا جا سکتا ہے اور ٹریبونلز میں پیش کیا جا سکتا ہے۔

جن پولنگ سٹیشنوں پر فافن نے گنتی کے عمل کا مشاہدہ کیا، وہاں کے پریزائیڈنگ افسران نے 80 فیصد پولنگ سٹیشنوں پر امیدواروں کے ایک ایک پولنگ ایجنٹ کو گنتی کے کمرے کے اندر جانے کی اجازت دی۔ پولنگ ایجنٹس کو ایسی جگہ پر بٹھایا گیا جہاں وہ 81 فیصد پولنگ سٹیشنوں پر گنتی کے عمل کو واضح طور پر دیکھ سکتے تھے۔ اسی طرح 84 فیصد میں مبصرین کو اس طرح بٹھایا گیا کہ وہ گنتی کے عمل کا مشاہدہ کر سکیں۔ مشاہدہ کیے گئے پولنگ اسٹیشنوں میں سے 70 فیصد پر، پولنگ ایجنٹس کو فارم-XVI (گنتی کا بیان) کی کاربن کاپیاں فراہم کی گئیں۔ 62 فیصد مشاہدہ شدہ پولنگ سٹیشنوں پر پولنگ ایجنٹس کو فارم-XVII (بیلٹ پیپر اکاؤنٹ) کی کاپیاں فراہم کی گئیں۔ FAFEN کے مبصرین کو بالترتیب 62 فیصد اور 56 فیصد مشاہدہ شدہ پولنگ سٹیشنوں پر فارم-XVI اور فارم-XVII کی کاپیاں مل سکیں۔ پریزائیڈنگ افسران نے مشاہدہ کیے گئے پولنگ اسٹیشنوں میں سے 54 فیصد اور 46 فیصد کے باہر بالترتیب فارم-XVI اور فارم-XVII کی کاپیاں چسپاں کیں۔

الیکشن کمیشن نے اپنی ٹیموں کے ذریعے انتخابات کے دن کی نگرانی کے لیے خاطر خواہ انتظامات کیے تھے۔ تاہم، مشاہدہ کیے گئے پولنگ اسٹیشنوں پر ایک فیصد انتخابی عہدیداروں نے تصدیق کی کہ الیکشن کمیشن کی ٹیموں نے وہاں کا دورہ کیا تھا۔

پولنگ سٹیشنوں پر مناسب انتظامات

الیکشن کمیشن نے پولنگ عملے کی تربیت اور انتخابی سامان کی فراہمی کے لیے وسیع انتظامات کیے تھے۔ عملے کی تربیت اور انتخابی سامان کی مناسب دستیابی پولنگ سٹیشن کے آپریشنز کو چلانے کے لیے اہم ہے۔ FAFEN کے مبصرین کی طرف سے انٹرویو کیے گئے دو تہائی (70 فیصد) سے زیادہ پریزائیڈنگ افسران نے کہا کہ وہ پہلے بھی انتخابات میں فرائض سرانجام دے چکے ہیں۔ اسی طرح، 93 فیصد پریزائیڈنگ افسران نے بتایا کہ انہوں نے الیکشن کمیشن آف پاکستان کی طرف سے ایک روزہ تربیت حاصل کر رکھی ہے اور سبھی نے تربیت اور اس کے مواد پر اطمینان کا اظہار کیا۔

پولنگ سٹیشن کے داخلی دروازے کی طرف جانے والا نشان 74 فیصد مشاہدہ شدہ پولنگ سٹیشنوں کے باہر پایا گیا۔ مشاہدہ کیے گئے پولنگ سٹیشنز میں سے تقریباً 81 فیصد کے باہر عمارت کا نام اور نمبر چسپاں تھا۔ 82 فیصد پولنگ سٹیشنوں پر گنتی کے عمل کے لیے روشنی کے مناسب انتظامات کیے گئے تھے۔

مشاہدہ کیے گئے پولنگ اسٹیشنوں میں سے 58 فیصد پر پریزائیڈنگ افسران نے الیکشن کمیشن کے جاری کردہ بیج پہنے ہوئے تھے۔ زیادہ تر مشاہدہ شدہ پولنگ سٹیشنوں پر انمٹ سیاہی، سٹیمپ پیڈ، نو خانوں والی مہر، اور الیکشن کمیشن کے نشان والی سرکاری مہر درکار تعداد کے مطابق موجود تھی۔ 92 فیصد مشاہدہ شدہ پولنگ بوتھوں پر ووٹروں کی تصویروں والی انتخابی فہرستیں، انمٹ سیاہی اور مہریں موجود تھیں۔ مزید برآں 89 فیصد پولنگ بوتھوں پر سیکریسی سکریز موجود تھیں جبکہ باقی پولنگ بوتھوں پر انتخابی عملے نے عارضی انتظامات کئے۔

Building No 1, Street 5 (Off Jasmine Road)
G 7/2, Islamabad
Ph: +92 51 8466232
Fax: +92 51 8432141
Email: info@tdea.pk
URL: www.fafen.org

Free and Fair Election Network (FAFEN) is a network of Pakistani civil society organization and supported by the Trust for Democratic Education and Accountability (TDEA)

خواتین اور پسماندہ ووٹروں کے لیے انتخابات کے دن باسہولت ووٹنگ کے لیے اقدامات

الیکشن کمیشن نے گزشتہ چند سالوں کے دوران خواتین، معذوری کا شکار افراد اور خواجہ سراؤں کی انتخابات میں شمولیت کو بہتر بنانے کے لیے غیر معمولی اقدامات کیے ہیں۔ انتخابی قانون میں اقلیتوں اور ٹرانس جینڈر افراد سمیت دیگر پسماندہ گروہوں کے ساتھ خواتین کی انتخابی اور سیاسی شرکت کو بڑھانے کے لیے مخصوص دفعات شامل ہیں۔ خواتین کو انتخابات میں حصہ لینے کی ترغیب دینے کی دفعات کے علاوہ، قانون انتخابی عہدیداروں سے یہ بھی تقاضا کرتا ہے کہ وہ معذوری کا شکار ووٹروں کو اپنی پسند کے فرد کو سیکریسی اسکرین کے پیچھے لیجانے کی اجازت دیں تاکہ وہ اپنے بیلٹ کو نشان زد کرنے میں ان کی مدد کر سکیں۔ پریزائیڈنگ افسران کی ذمہ داری ہے کہ وہ ایسے مددگار افراد کی فہرست اپنے پاس بناتے رہیں۔ FAFEN کے مبصرین نے مشاہدہ کیے گئے پولنگ سٹیشنوں میں سے 32 فیصد سے رپورٹ کیا کہ پریزائیڈنگ افسان نے ان افراد کی ایک الگ فہرست تیار کی جنھوں نے ووٹ ڈالنے میں معذوری کا شکار افراد اور بزرگ افراد کو معاونت فراہم کی۔

الیکشن کمیشن نے وہیل چیئر استعمال کرنے والے ووٹروں کی سہولت کے لیے مشاہدہ کیے گئے پولنگ اسٹیشنوں میں سے 53 فیصد پر ریمپ کا انتظام کر رکھا تھا۔ اسی طرح مشاہدہ کیے گئے پولنگ اسٹیشنوں میں سے 27 فیصد کا راستہ رسائی وہیل چیئر استعمال کرنے کے قابل تھا۔ مشاہدہ کیے گئے پولنگ اسٹیشنوں میں سے تقریباً 59 فیصد میں بیت الخلاء تھے، جبکہ 64 فیصد میں پینے کا صاف پانی موجود تھا۔

سیکورٹی اہلکاروں کے ضابطہ اخلاق کے تحت ان پر لازم ہے کہ وہ معذوری کا شکار افراد، حاملہ، دودھ پلانے والی اور بڑی عمر کی خواتین اور ٹرانس جینڈر ووٹروں کے ساتھ ترجیحی سلوک روا رکھیں۔ 65 فیصد مشاہدہ شدہ پولنگ سٹیشنوں پر سیکورٹی اہلکار خواتین اور معذوری کا شکار افراد کو ترجیحی سلوک فراہم نہیں کر رہے تھے، جب کہ مشاہدہ شدہ پولنگ سٹیشنوں میں سے 25 فیصد پر خواجہ سراؤں کو سہولت فراہم کرتے ہوئے دیکھا گیا۔

انتخابات میں خواتین امیدواروں کی شرکت تشویشناک حد تک کم رہی کیونکہ کل 17,774 امیدواروں میں سے صرف 132 (ایک فیصد سے کم) خواتین نے شہری اور دیہی کونسلوں کے مختلف وارڈوں میں حصہ لیا۔ ان میں سے کوہلو میں 22 خواتین نے الیکشن لڑا، اس کے بعد کیچ میں 21، جعفر آباد میں 13، نصیر آباد میں 12، خاران اور سبی میں نو، نو، پشین میں سات، گوادر اور بارکھان میں چھ، کچھی میں پانچ، صحبت پور میں چار خواتین نے الیکشن لڑا۔ پنجگور، موسیٰ خیل اور قلات میں تین تین، خضدار میں دو اور لورالائی، دکی، واشک، ڈیرہ بگٹی، جھل مگسی، مستونگ اور آواران میں ایک ایک۔ 10 اضلاع قلعہ عبداللہ، چمن، نوشکی، چاغی، ژوب، شیرانی، قلعہ سیف اللہ، ہرنائی، زیارت اور سوراب میں کسی بھی خواتین نے عام نشستوں پر الیکشن نہیں لڑا۔